پارہ 8 ولو اننا کے نمایاں مباحث

سورۃ الانعام......

- آپ ﷺ (اور آپ کے متبعین داعیانِ حق کو بھی) تسلی کہ آج اگر شیاطین جن وانس متفق ہو کر تمہارے مقابلہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں، ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے کہ جب کوئی پیغمبر دنیا کو راہِ راست دکھانے کے لیے اٹھا تو تمام شیطانی قوتیں اس کے مشن کا ناکام کرنے کے لیے کمر بستہ ہو گئیں
- حکم صرف اللہ تعالیٰ ہے یہ اللہ ہی ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے معاملات میں حَکَم اور منصف بننے کا حق رکھتا ہے (اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا...)، پھر اس نے اپنا یہ حق ثابت کرنے اور اپنی رہنمائی کو واضح کرنے کے لیے ایک مفصل کتاب بھی نازل کر دی ہے جو حق و باطل کے درمیان بوقت ضرورت، حکم اور فیصلہ کرنے والی کتاب ہے
- اللہ کا قانون جو ایک مفصّل اور مبیّن کتاب کے طور پر نازل کیا گیا ہے صدق وعدل پر مبنی ہے (صدق، امانت اور عدل اسلامی نظام کے جوہر ہیں۔ صدق - حق - سچ اور سچائی کا نام۔ امانت - صدق پر عمل کرنے کا نام۔ عدل - صدق کو عدالتی یا معاشرتی نظام سے نافذ کرنا)، اس قانون میں نہ غلطی کا امکان ہے اور نہ ان کو کوئی بدلنے والا ہے
- حق کا معیار - یہ نہیں کہ جیسے اکثریت حق کہے بلکہ اللہ کا کلام حق و باطل کا معیار ہے۔ حق، حق ہی رہے گا چاہے اس کو ماننے والے چند ایک ہوں یا پھر کوئی ایک بھی نہ ہو
- سیرت و کردار کی تعمیر اور ایمان کی پختگی کے لیے ظاہر و باطن دونوں کی تطہیر ضروری ہے (وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ اور وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)
- علم و شعور کی زندگی بمقابلہ جہالت و بے شعوری کی زندگی زندگی اصل میں مقاصد کو بروئے کار لانے اور فرائض کے انجام دینے کا نام ہے، جو انسان اللہ کی طرف سے مقرر کردہ مقاصد زندگی اور عائد کردہ فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا اور اللہ کے رسول کی تعلیمات کو حرز جان بنائے گا، وہ زندہ ہے اور جس نے اللہ کی اس رہنمائی کو قبول کرنے سے انکار کیا وہ اندھیروں میں ہے اور گویا زندگی سے محروم ہے چاہے اٹھتا بیٹھتا ہو، کھاتا پیتا ہو، بچے پیدا کرتا ہو لیکن یہ حیوانیت کے درجے پہ زندگی ہے (آیت ۱۲۲)
- اسلام کا فہم اور شرح صدر انسان کی ہدایت کا مقدمہ ہے۔ اللہ جسے ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کر دیتا ہے اسکا تنگ کر دیتا ہے۔ یہاں اس شخص کی خوش قسمتی بیان کی گئی ہے جو غفلت میں پڑھ کر گویا مردہ تھا۔ اللہ سے اسے بیدار کیا عمل کی توفیق دی قرآن کا علم دیا اور اب وہ دوسروں کو بھی بیدار کر رہا ہے
- اسلام سے متعلق دل کا شدید تنگ ہونا (ضیقِ صدر) - انسان کی گمراہی و ضلالت کا مقدمہ ہے (وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا...)
- حق کے اولین مخالف - ہمیشہ سردار (elites)، اور مترفین (well off people) لوگ ہوا کرتے ہیں
- قوں کی ہلاکت کا قانون اور قانون استبدال۔ اللہ تعالیٰ لاعلمی میں کسی کو ظالمانہ طور پر ہلاک نہیں کرتا اور روزِ قیامت اللہ جنوں اور انسانوں سے پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے، جو تمہیں آخرت کے جوابدہی کے حوالے سے خبردار کرتے۔ وہ اعتراف کریں گے آئے تھے لیکن دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالے رکھا
- قتل اولاد - شیطان اور اس کے راستے پر چلنے والوں کے لئے خوشنما بنا دیا گیا۔ اس کی شدید ممانعت (یہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حقوق کے حوالے سے ایک اہم تصور اور نظریہ)
- قریش کی بدعات کا ذکر - اپنے مویشی اور کھیتوں میں غیر اللہ کے حصے مقرر کرتے ہیں۔ (شریعتِ ابراہیمی میں حلال و حرام کے وضاحت کر دی گئی)
- اسلام کی (۱۰) معاشرتی تعلیمات کا ذکر - یہ وہ اساسی تعلیمات میں جو تمام شریعتوں کا لازمی جزو رہی ہیں۔ تورات میں بھی یہ 10 commandments کی صورت میں اور یہاں قرآن کریم میں بھی عشرہ احکام: ۱۔ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو۔ ۲۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک۔ ۳۔ اولاد کو قتل نہ کرو۔ مفلسی۔ ۴۔ بے شرمی سے اجتناب ۵۔ محترم جان کو ناحق ہلاک نہ کرو۔ ۶۔ یتیم کے حال کی حفاظت۔ ۷۔ ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ ۸۔ عدل کے بات کرو۔ ۹۔ اللہ کا عہد پورا کرو۔ ۱۰۔ سیدھے راستے دین کی پیروی۔
- فرقہ واریت کی مذمت - دین میں تفریق کرنے والوں سے آپ کا کوئی تعلق نہیں، دین کو متفرق کرنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے مراد یہ بھی کہ دین کی بعض تعلیمات کو قبول کرنا اور بعض دوسرے احکام و تعلیمات کو چھوڑ دینا ہے۔ (دین کے تمام معارف اور احکام پر ایمان لانے کی ضرورت)
- ۔ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ حفظِ مراتب کا فرق اس نے خود رکھا ہے۔ امتحان کی غرض سے۔
- مکمل سپردگی - ملت ابراہیم وملت اسلام کی اصل روح، [قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾] یہ ابراہیم علیہ السلام کا اعلان (declaration) ہے جو آپ ﷺ کے توسط سے پوری امت کو پہنچایا جارہا ہے کہ امت کے ہر فرد کی زندگی بھی ایسی ہونی چاہیے کہ جس کا ایک ایک لمحہ نماز اور قربانی کی تصویر ہو اور اس کی تمام تگ و تاز اور اس کی تمام سرگرمیاں صرف اللہ کے لیے ہوں اور اس کی پوری زندگی میں کہیں دو عملی کو جگہ نہ مل سکے، ہماری زندگی پر صرف اللہ کی حاکمیت ہو اور ہماری پوری زندگی اس کی کبریائی کے اعلان اور اس کے لیے قربانی دیتے ہوئے گزرے اور ہم ہر حال میں اسی کی غیر مشروط اطاعت کریں اور اس کی غلامی کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالے رکھیں

سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَاف - الاعراف، عُرف کی جمع ہے جس کا مطلب ہے اونچا مقام (جیسے ٹیلہ یا پہاڑی)، مفسرین کے مطابق اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک اونچی جگہ کا نام ہے یہاں ان لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا جن کی نیکیاں اور بدیاں میزان میں برابر اتریں گی اور ان کا معاملہ موٴخر رکھا جائے گا (لیکن یہ سورت کا موضوع نہیں ہے)

- مکی سورۃ ۱۱-۱۳ نبوی کے درمیان میں نازل ہوئی، سورۃ الانعام کے بعد نازل ہوئی۔ جب آپ ﷺ کے قتل کے منصوبے بن رہے تھے۔
- **سورت کا مرکزی مضمون** "دعوتِ رسالت" ہے لیکن اس دعوت میں انذار (تنبیہ اور خبر داری) کا رنگ بہت نمایاں ہے۔ قریش مکہ کو صاف صاف دھمکی دی گئی ہے کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو بس سمجھ لو کہ اب تم خدا کے عذاب کی زد میں ہو۔ اور ساتھ ساتھ انہیں پچھلی قوموں کی تاریخ بھی بتادی گئی کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوئیں
- **سورت کے دیگر مضامین** ۱) قوموں کی قانون ہلاک (law of annihilation) اور قانونِ استبدال (law of replacement) کی وضاحت ہے (۲) چھ قوموں کی ہلاکت کی تفصیل ہے (۳) اللہ وقفے وقفے سے قوموں کی مہلت دینے کے بعد ہلاک کر دیتا ہے، (۴) نیک لوگوں کو بچالیتا ہے اور پھر قوم اور لوگوں کو میدانِ عمل میں لے آتا ہے
- قریش مکہ کو تنبیہ کو ان ہلاک شدہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرو۔ یہ سورۃ تذکیر بایام اللہ (اللہ کے دنوں کے حوالے سے استدلال) کی عمدہ مثال ہے۔
- **جن قوموں کی ہلاکت کا ذکر۔** ۱- نوح علیہ السلام کی قوم ۳۵۰۰-۴۰۰۰ ق م میں تکذیب کے جرم میں ہلاک کیا۔ ۲- قوم عاد ۳۰۰۰ ق م تکذیب کے جرم میں ہوا۔ ۳- قومِ ثمود ۲۵۰۰ ق م تکذیب کے جرم میں - زلزلے میں ہلاک کیا۔ ۴- قوم لوط ۲۱۰۰ ق م - تکذیب کے جرم میں پتھروں کی بارش برسا کر ہلاک کیا۔ ۵- قومِ شعیب ۱۴۰۰ ق م میں تکذیب کے جرم میں - زلزلے میں ہلاک کیا۔ ۶- قوم آل فرعون ۱۳۰۰ ق م - تکذیب کے جرم میں غرق کیا گیا۔ ان معذب قوموں کی تاریخ سے استدلال کیا گیا
- **قصہ آدم و ابلیس**- تفصیلی ذکر۔ آدم و ابلیس میں فرق نمایاں کر کے بتایا گیا- جس میں بے شمار رموز اسباق ہیں (اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ سے آدم کو تمام فرشتوں اور دیگر مخلوقات پر فضیلت بخشی تاکہ وہ خلافتِ ارضی کی ذمہ داری کو اچھی طرح نبا سکے، اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار ذلت و رسوائی کا باعث، حسد ایک بری بیماری ہے اور نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے، عاجزی آدمؑ اور تکبر ابلیس کے نمائندہ اوصاف ہیں، اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور تکبر کرنا، عصیان و نافرمانی کرنے اور معنوی زوال کا باعث ہے، اللہ کو عاجزی پسند ہے
- **متکبرانہ رویوں کی نشاندہی۔** قوموں کی قیادت کے متکبرانہ رویے جن کے سبب انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ سب رسولوں نے توحید الوہیت - اللہ معبود برحق کی طرف دعوت دی۔ یہ رسول ﷺ بھی اسی دعوت کا تسلسل ہیں اور اسی توحید کی طرف دعوت دے رہا ہے۔
- **لباس کا مقصد**- ۱۔ ستر ۲۔ جسم کی حفاظت ۳۔ زینت، لباس محض عادت کی پیداوار نہیں یا تہذیب کے ارتقاء سے مصنوعی طور پر پیدا نہیں ہوئی ہے (جیسے بعض لوگوں کا خیال ہے) روز اول سے پہلے انسان نے ہی اسے شرم و حیا کا اوڑھنا سمجھا اور یہ اس لیے کہ شرم و حیا ایک فطری چیز ہے جو روزِ اول سے انسان میں موجود تھی، جس طرح توحید فطرت ہے، شرک انسان مصنوعی طور پر اختیار کرتا ہے، اسی طرح حیا فطرت ہے، بے حیائی انسان مصنوعی طور پر اختیار کرتا ہے Nudity is perversion and not covering
- **بہترین لباس تقویٰ کا لباس۔** انسان کو اس لباس تقوی و خشیت سے محروم کرنا، شیطان کے اہداف میں سے تاکہ انسانیت اپنے جوہر حیا سے محروم ہو جائے (شیطان نے طرح طرح کے ابلیسی نظریات انسانوں کو دیئے تاکہ وہ لباس کی پابندیوں سے آزاد ہو سکے یا کم از کم اس کو غیر فطری سمجھے جس کے بعد عریانیت کا سفر آسان ہو جاتا ہے (جیسے لباس کو اپنانے کے بارے میں ارتقائی تصور، یا یہ تصور کہ انسانی جنسی اعضاء کوئی شرمگاہ یا ستر نہیں بلکہ محض صنفی اعضاء ہیں وغیرہ) - انسانی معاشروں کی برہنگی اور بے حیائی، شیطان کے اغوا اور تسلط کی علامت ہے
- **قوموں کا صفحۂ ہستی سے مٹایا جانا**- قوموں کی اخلاقی حالت سے مشروط ہے یہ وہ معیار ہے جو قرآن مجید نے فراہم کیا ہے اور نیست و نابود ہو جانے والی قوموں کی تاریخ اس پر شاہد ہے (کسی قوم کا جائزہ لینا ہو کہ وہ اس قرآنی معیار پر کہاں کھڑی ہے تو اس کی اخلاقی حالت کا جائزہ لے لیجئے (قوم کے حکمران، انتظامیہ، سیاست دان، تعلیم یافتہ طبقہ، مذہبی علماء، تاجر، کاشتکار، ملوں اور کارخانوں کے مزدور اور تعلیمی اداروں سے متعلق لوگوں اور ایک ایک شعبہ زندگی کو گہری نظر سے دیکھیں کہ کتنی اخلاقی توانائی باقی ہے یا دم توڑ رہی ہے اس سے اندازہ لگانے میں دشواری نہیں ہو گی کہ کوئی قوم کہاں کھڑی ہے؟)
- **موسیٰ علیہ السلام کی دعوت**، فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کے حالات پر ایک طویل پیراگراف۔ موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا کئے۔ موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے مقابلے کی تفصیل۔ آلِ فرعون پر قحط، طوفان، ٹڈی دل، سرسریاں، مینڈکوں کی بارش، خون کا عذاب - پھر بھی تکبر کا مظاہرہ کیا اور اللہ کی طرف نہ پلٹے
- **اللہ تعالیٰ نے حق کے واضح کرنے کے تمام اسباب** مہیا فرما دیئے اور اس ضمن میں حجت تمام کر دی، اس کے بعد حق سے اعراض کا ایک ہی نتیجہ برآمد ہو گا اور وہ اس دنیا میں اللہ کی پکڑ یا پھر یقینی طور پر اللہ کے سامنے جوابدہی کے وقت ان کے لئے شدید عذاب کا فیصلہ